بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

۲۱ر جولائی ۶۹ء کا دن دنیا کی تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہے گا۔ کیونکہ یہی وہ عظیم دن ہے جس کی اول ساعتوں میں بنی نوع انسان کے دو افراد نے فضا اور خلا میں ڈھائی لاکھ میل کی مسافت طے کر کے کرۂ قمر کی سطح پر پہلی بار قدم رکھا۔ اس سفر کا آغاز اور انجام اور سکنڈ سکنڈ کے حساب سے پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق انتہائی کامیابی کے ساتھ اس پورے منصوبہ کی تکمیل اور گھر گھر ٹیلی وژن کے ذریعہ اس مہم کی ایک ایک بات کا مشاہدہ اور معائنہ یہ سب کچھ بے شبہ انسان کی قوتِ اکتشاف وتحقیق کا وہ عظیم کارنامہ ہے جس کو اس قبائے عظمت و افتخار کا تکمۂ زریں کہا جا سکتا ہے۔ یہ کارنامہ اگرچہ ایک خاص ملک اور قوم کا ہے لیکن انسانیت کے رشتہ سے تمام دنیا میں اس پر قلبی مسرت کا اظہار کیا جا رہا ہے لیکن ہمیں کہنے دیجئے کہ اس پر سب سے زیادہ مسرت کا حق مسلمانانِ عالم کا ہے کیونکہ دنیا میں قرآن ہی وہ سب سے پہلی کتابِ الٰہی ہے جس نے انسان کو خلیفۃ اللہ کہکر اسے سب مخلوقات سے اعلیٰ واشرف قرار دیا اور جس نے بار بار اعلان کیا کہ پوری کائنات ارض وسما انسان کے لئے مسخر کر دی گئی ہے اور اس کو تمام اسمار یعنی حقائق اشیا کا علم عطا فرما کر اس لائق بنایا گیا ہے کہ وہ ان سے انتفاع کرے اور اپنی خدمت کا کام لے۔ اس بنا پر نوامیس فطرت کی پردہ کشائی کی راہ میں ترقی کا ہر قدم قرآن کے اس اعلان کی صداقت کا بین ثبوت ہے اور صرف یہی نہیں بلکہ اس امر کی بھی دلیل ہے کہ چاند پر انسان کی پہنچ انسان کی علمی اور عقلی ترقی کی آخری منزل نہیں ہے اور اس سے بھی آگے جانا ہے۔ اب کون کہہ سکتا ہے کہ ایک ترجمانِ حقیقت نے جب کہا تھا کہ

اسی روز وشب میں الجھ کر نہ رہ جا — کہ تیرے زمان ومکاں اور بھی ہیں

تو اس نے فقط شاعری کی تھی۔

لیکن یہی ترقی انسان کی سب سے بڑی بدنصیبی بھی ہو سکتی ہے اگر انسان نے عالم بالا میں اپنی ان